سوال

مجھے ایک لڑکی سے محبت ہوگئی اور ہم نے شادی کرنے پر اتفاق کرلیا، اس کا ایک بڑا بھائی ہے لیکن لڑکی کا کہنا ہے کہ وہ ہماری شادی میں رضامند نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرے چار بچے ہیں، تو ہم سرکاری نکاح خواں کے پاس گئے تو اس نے کہا: میں لڑکی کا ولی بن جاؤں گا؛ حالانکہ ہم اس سے پہلی بار ملے تھے اس سے پہلے ہماری اور اس کی کوئی جان پہچان ہی نہیں تھی، اس نے ہمارا نکاح پڑھا دیا اور سرکاری نکاح نامہ بھی جاری کر دیا۔ میں نے ابھی تک اس لڑکی سے تعلقات قائم نہیں کیے، متعدد لوگوں نے مجھے یہ کہا ہے کہ یہ نکاح باطل ہے۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے فتوی دیں کہ کیا یہ نکاح باطل ہے یا کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ

نکاح کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ لڑکی کا ولی یا ولی کا نمائندہ دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں نکاح کرے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں) اس حدیث کو ابو داود: (2085)، ترمذی: (1101) اور ابن ماجہ: (1881) نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، نیز اس حدیث کو البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے) اس حدیث کو سیدنا عمران اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے بیہقی نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح الجامع: (7557) میں صحیح قرار دیا ہے۔

عورت کا ولی: بالترتیب والد، دادا، بیٹا [اگر اس کی اولاد ہو تو]، پوتا، سگا بھائی، باپ کی طرف سے بھائی، ان دونوں کے بیٹے، چچا اور تایا، چچا اور تایا کے بیٹے، پھر باپ کے چچا اور تایا، آخر میں حکمران والی بنیں گے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: "المغنی" (14/7)

جبکہ نکاح خواں اسی وقت ولی بن سکتا ہے جب ولی اسے اپنا نمائندہ بنا دے، یا پھر لڑکی کے ولی ہی نہ ہوں تو پھر ایسی لڑکی کی شادی نکاح خواں یا مسلمانوں میں سے عادل آدمی کر سکتا ہے۔

اگر لڑکی کے ولی تو ہوں لیکن وہ کسی ایسے ہم پلہ لڑکے سے شادی نہ کریں جس کو لڑکی پسند کرتی ہو تو اس کا نکاح قاضی کرے گا؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو کوئی بھی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر لڑکا اس کے ساتھ ہم بستری بھی کر لے تو لڑکی کو مہر ملے گا کہ لڑکے نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال جانا، اور اگر اس کے ولیوں میں اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو) اس حدیث کو امام احمد: (24417)، ابو داود: (2083)، ترمذی: (1102) اور ابن ماجہ: (1879) نے روایت کیا ہے نیز البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

نکاح کے صحیح ہونے کے لئے ولی کی شرط مالکی، شافعی اور حنبلی جمہور فقہائے کرام نے لگائی ہے۔

جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بغیر ولی کے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔

تو اس اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر کسی ملک میں امام ابو حنیفہ کے فقہی مذہب پر عمل ہوتا ہے اور شرعی عدالتیں بغیر ولی کے نکاح کو صحیح قرار دیتی ہیں، اور قاضی خود نکاح کرواتا ہے، یا عقد نکاح کی توثیق کرتا ہے، تو یہ نکاح باطل نہیں ہوگا اور نہ ہی دوبارہ نکاح کرنا لازمی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اگراس نکاح کے صحیح ہونے کا حکمران کی جانب سے فیصلہ ہوجائے یا یہ نکاح ہی خود حکمران نے پڑھایا ہو، توایسی صورت میں اس کو باطل قرار دینا جائز نہیں ہے، اور یہی حکم دیگر تمام فاسد نکاحوں کا ہوگا۔" ختم شد
المغنی (6/7)

اس بنا پر: اگر نکاح خواں نے سرکاری نکاح نامہ جاری کردیا ہے تو پھر اس نکاح کو باطل نہیں کہا جائے گا اوراس کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

اگرچہ یہ بہتر ہے کہ آپ دوبارہ نکاح کرلیں؛ خصوصاًاس وجہ سے بھی کہ آپ نے ابھی تک جسمانی تعلقات قائم نہیں کیے تاکہ آپ اختلافی نکتہ نظر سے نکل جائیں، یہ آپ کی دینی اقدار کے لئے محتاط عمل بھی ہوگا اور آپ کی عزت آبرو پر حرف بھی نہیں آئے گا۔

واللہ اعلم